اعلیٰ حضرت اور سائنس

غلام مصطفےٰ رضوی*

سائنس ایک تجرباتی علم ہے۔ یہ مشاہدہ و تجزیہ، اسباب وعلل اور گہرائی و گیرائی پر بحث کرتا ہے اور ٹھوس وواضح اسباب ودلائل کے ساتھ نتائج کا استخراج کرتا ہے تاہم اس کا تعلق عقل سے ہے بایں ہمہ اس کے نتائج کو حتمی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حواس خمسہ کا تعلق بھی عقل سے ہی ہے۔ دیکھنا، سونگھنا، چکھنا، چھونا، سننا ان سے بھی غلطیوں کا احتمال ہے۔ لہٰذا ایسے قانون اور دستور کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا جو عیب وشبہ اور نقص سے بری ہو اور انسانوں کا تشکیل کردہ نہ ہو۔ قرآن مقدس جو مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا اور جس کا سرچشمہ ''وحی'' ہے جو دستور حیات اور قانون کائنات ہے۔ دستور العمل ایسا کہ اس کی روشنی میں ہر مسئلہ وعلم، مشاہدہ وفکر کی گتھیاں سلجھائی جاسکتی ہیں۔ سائنس جو دور حاضر کی ضرورت بن چکی ہے اس کے نتائج وفیصلے کا انحصار واطلاق قرآن مقدس کی روشنی میں ہو تو یہی علم راحت ووجہِ سکون بن جائے گا۔

بعض ارباب عقل مذہب اور سائنس کو جدا جدا خانوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ان میں تضاد مانتے ہیں۔ درحقیقت وہ مذاہب جو اوہام اور فاسد عقائد کا مجموعہ بن کر رہ گئے ہیں یا انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں یقیناً وہ سائنس سے متصادم ہیں۔ مثلاً عیسائیت و یہودیت جن کی تعلیمات کو ان کے قائلین نے مسخ کر ڈالا ہے۔ جب اسلام ابتدائی صدی (پہلی و دوسری صدی ہجری) میں دنیا کے بہت سے ملکوں اور خطوں میں پھیل گیا اور جہاں جہاں مسلمان گئے علم وفن، سائنس وحکمت کو ترقی اور عروج وفروغ عطا کیا تب ان مذاہب کے ماننے والوں کی یہ حالت تھی کہ جہالت کے اندھیروں میں بھٹک کر انسانیت کے اصولوں سے روگرداں ہو کر رہ گئے تھے۔ علم وفن اور تجرباتی ومشاہداتی اصولوں کا ان کے یہاں کوئی تصور نہیں تھا۔ بعد کو مسلمانوں کے مدون کردہ علوم اور کتب علمیہ سے استفادہ کر کے وہ ترقی کے مدارج طے کرتے گئے اور مسلمانوں کی غفلت وبے توجہی نے ان کے اپنے رشتے علم وفن سے کمزور کر ڈالے۔

اسلام مذہب حق ہے اور فطرت کا دین ہے اس لئے اصلاً سائنس وحکمت سے یہ کہیں متصادم نہیں بلکہ سائنس ہر جگہ اسلام کی تائید وحمایت پر مجبور ہے بشرطیکہ دیانت دارانہ تحقیق ہو۔ اسلام کے سوا دیگر مذاہب کے حاملین کا مطالعہ وتحقیق نہیں ''شتر بے مہار'' کی مثل بنا دیا اور وہ دہریت کا شکار ہو

*نوری مشن، مدینہ کتاب گھر، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں ۴۲۳۲۰۳ ضلع ناسک
www.AlahazratNetwork.org

بیٹھے۔اپنے معاشی واقتصادی اور سیاسی استحکام کے لئے نت نئے نظریات وافکار کا سہارا لیا، سائنس و ٹکنالوجی کی ترقی کے بل بوتے پر انسانیت کو راحت پہنچانے کے بجائے تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچا دیا۔

انیسویں و بیسویں صدی عیسوی کا مذہبی و سیاسی، معروضی و جغرافیائی اور تاریخی مطالعہ ان حقائق کی نشان دہی کرتا ہے کہ کس طرح مذہب پر (بالفاظ دیگر اسلام پر) سائنس وفلسفہ کے ذریعے حملے کیے گئے اور اسلامی معاشرے میں نمود پانے والے بعض ایسے افراد بھی خرید لیے گئے جنہوں نے ترقی اور جدید تہذیب کی آڑ میں اسلامی عقائد کی نئی تعبیریں گڑھ لیں اور عقائد حقہ سے انحراف کیا ایسے وقت میں کسی ایسے مرد مجاہد اور غزالیِ وقت کی ضرورت تھی جو سائنس وفلسفہ کے ذریعہ ہونے والے حملوں کا جواب دیتا اس تناظر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت:۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء وصال:۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کی دینی وعلمی خدمات کا تجزیہ اور تحقیقی و تصنیفی سرمائے کا مطالعہ گہرائی و گیرائی کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔

تمہیدی پیرائے میں سائنس کے پس پردہ جن یہودی و نصرانی عزائم کی طرف اشارے کیے گئے اس پر کیمبرج یونیورسٹی کے انگریز نومسلم پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون (م ۱۹۹۸ء) کا درج ذیل تبصرہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے جو موصوف نے اپنے ایک انگریزی مقالہ میں درج کیا ہے:

''یہ جدید دور نئی تہذیب کی کامیابی اور پھر ناکامی کا دور ہے۔سو سال پہلے سائنس پر بہت گہرا اعتقاد تھا اس وقت سے اب تک ہم سائنس کی تنگ دامنی اور بہتر دنیا کی تعمیر میں ناکامی کا مشاہدہ کر چکے ہیں بلکہ سائنس نے اور بھی نئے خدشات کو جنم دیا ہے جس سے سائنس پر یقین ختم ہو کر رہ گیا ہے۔اس عہد نے سرمایہ داری کا بحران بھی دیکھا ہے اور سرمایہ داری کے مغربی متبادل کی ناکامی بھی۔'' [1]

اعلیٰ حضرت قدس سرہ مسلمانوں کے تعلیمی عروج کے خواہش مند تھے۔وہ خود ۵۰؍ سے زیادہ علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ان کے نزدیک اصل علم ''علم دین'' ہی تھا بقیہ تمام علوم کو اسی علم کا مرہون منت جانتے تھے۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

''فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ۔قرآن وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل (علم) صرف علوم دینیہ ہیں وبس۔ان کے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد۔اگرچہ عرف ناس (لوگوں کے عرف) میں یا با عتبار لغت اسے علم کہا کریں۔ہاں آلات و

www.AlahazratNetwork.org

وسائل کے لیے حکم مقصود کا ہوتا ہے۔" [۲]

پے در پے ناکامی و پسپائی نے مذاہب باطلہ کو اسلام کے تئیں مضطرب و بے چین کر دیا۔ انہوں نے عقیدے میں انتشار پیدا کرنے کے لیے اپنی عقلی تحریک کے توسط سے اسلامی افکار پر حملے کئے کہ لاشعوری طور پر مسلمان طالب علم غلط نظریات کو فکر و خیال میں بسا لے۔ علوم و فنون سے ہمارے رشتوں کی کمزوری اس حد کو پہنچی کہ آج علوم جدیدہ سائنس و حکمت میں موشگافی کے لیے مغرب سے رجوع ہونے پر مجبور ہیں۔ بایں ہمہ ان کے باطل نظریات بھی دل میں گھر کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ قرآن مقدس نے فکری وسعت دی ہے اور یہ درس دیا ہے:

وَاَنْزَلْنَا فِیْهَآ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ o

"اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم دھیان کرو" [۳]

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ o

"اے جن وانس کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کے سلطنت ہے" [۴]

زندگی کا کوئی بھی گوشہ تشنۂ قانون نہیں ہے۔ اسلام نے ہر ہر گوشے کے لیے اصول و ضابطے متعین کئے ہیں اس لئے قرآن مقدس کی روشنی میں علم و فن کا مطالعہ صحیح سمت رہنمائی کرتا ہے۔ اور فکر کو متزلزل ہونے سے بچائے رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے یہی تعلیم قوم کو ازبر کروائی کہ کسی بھی نظریے کو اسلام کی کسوٹی پر پرکھا جائے جسے مخالف پایا جائے اسے مسترد کر دیا جائے۔ اس لحاظ سے اعلیٰ حضرت کی دینی خدمات کا یہ باب بھی تابندہ و فروزاں ہے کہ آپ نے جہاں معاشرتی برائیوں اور رسومات قبیحہ کا سدباب فرمایا، بدعات و منکرات کا رد کیا وہیں سائنس کے راستے وارد ہونے والی فکری بے راہ روی اور نظریاتی تخریب کاری پر بھی قدغن لگایا۔ اس میں کسی طرح کی مداہنت یا مصلحت کو راہ نہ دی۔

سائنس کا نظریہ ہے کہ زمین محو گردش ہے۔ ارباب سائنس دو گردش کے قائل ہیں محوری اور مداری، گردش ارض کا نظریہ اسلام کے منافی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے اس عقیدے کا سخت نوٹس لیا۔ سائنس کے اس نظریے سے متعلق ایک سوال پروفیسر مولوی حاکم علی بی۔ اے نقشبندی، پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور نے ۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ کو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بھیجا اور مذکورہ نظریے کی

www.AlahazratNetwork.org

موافقت میں لکھا: ''غریب نواز کرم فرما کر میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تو پھر ان شاء اللہ تعالیٰ سائنس کو اور سائنس دانوں کو مسلمان کیا ہوا پاؤ'' ۵ جواب میں اعلیٰ حضرت نے ایک تحقیقی کتاب ''نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان'' (۱۳۳۹ھ) تحریر فرمائی جس میں نظریہ حرکت زمین کی مخالفت میں قرآن مقدس، احادیث، تفاسیر، اقوال فقہا سے استدلال فرمایا۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''قرآن کے وہی معنیٰ لینے ہیں جو صحابہ وتابعین ومفسرین ومعتمدین نے لئے۔ ان سب کے خلاف وہ معنیٰ لینا جن کا پتہ نصرانی سائنس میں ملے مسلمان کو کیسے حلال ہو سکتا ہے۔'' ۶

کتاب کے اختتام میں پروفیسر مولوی حاکم علی بی۔ اے نقشبندی سے مخاطب ہو کر بڑی دل پذیر تعلیم تلقین فرمائی ہے جو ایمان افروز بھی ہے اور عہد جدید کے لادینی نظریات کی یلغار میں رہنما بھی ملاحظہ فرمائیں:

''اور بفضلہٖ تعالیٰ آپ جیسے دین دار اور سنی مسلمان کو تو اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ارشاد قرآن عظیم و نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ومسئلہ اسلامی باجماع امت گرامی کے خلاف کیوں کر کوئی دلیل قائم ہو سکتی ہے۔''

آگے مزید فرماتے ہیں:

''محب فقیر سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات ونصوص میں تاویلات دور از کار کر کے سائنس کے مطابق کر لیا جائے۔ یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی، نہ کہ سائنس نے اسلام۔ وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے۔ دلائل سائنس کو مردود و پامال کر دیا جائے۔ جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو۔ سائنس کا ابطال واسکات ہو۔ یوں قابو میں آئے گی۔ اور یہ آپ جیسے فہیم سائنس داں کو باذنہٖ تعالیٰ دشوار نہیں۔'' ۷

حرکت زمین سے متعلق عقلی وسائنسی دلائل پر مبنی ایک کتاب ''فوز مبین در رد حرکت زمین'' کے نام سے قلم بند کی جس میں ۱۰۵ ردلائل سکونِ زمین پر قائم فرمائے اور اسلامی نظریہ ظاہر فرمایا۔ کتاب کے تعارف کو اعلیٰ حضرت ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

''یہ رسالہ بنام تاریخی فوز مبین در رد حرکت زمین (۱۳۳۸ھ) ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر مشتمل۔ مقدمہ میں مقررات ہیئات جدیدہ کا بیان جن سے اس رسالہ میں کام لیا جائے گا۔

www.AlahazratNetwork.org

فصل اول میں نا فریت پر بحث اور اس سے ابطال حرکت زمین پر بارہ دلیلیں۔ فصل دوم میں جاذبیت پر کلام اور اس سے بطلان حرکت زمین پر پچاس دلیلیں۔ فصل سوم میں خود حرکت زمین کے ابطال پر اور پینتالیس دلیلیں۔ بہ بحمدہٖ تعالیٰ بطلان حرکت زمین پر ایک سو پانچ دلیلیں ہوئیں جن میں پندرہ اگلی کتابوں کی ہیں جن کی ہم نے اصلاح و تصحیح کی اور پورے نوے دلائل نہایت روشن و کامل بفضلہٖ تعالیٰ خاص ہمارے ایجاد ہیں۔ فصل چہارم میں ان شبہات کا رد جو ہیئات جدیدہ اثبات حرکت زمین میں پیش کرتی ہے۔ خاتمہ میں کتب الٰہیہ سے گردش آفتاب و سکون زمین کا ثبوت **والحمدللّٰہ مالک الملک والملکوت**'' ۸

اعلیٰ حضرت کی یہ کتاب انگریزی میں ترجمہ کی جا چکی ہے جسے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا ہے بعنوان: A fair success refuting motion of Earth
یوں ہی اعلیٰ حضرت نے مشیگن یونیورسٹی امریکہ کے سائنسٹ پروفیسر البرٹ پورٹا کی ایک باطل پیشین گوئی کے رد و ابطال میں ایک کتاب تصنیف فرمائی بعنوان: ''معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین'' (۱۳۳۸ھ) یہ کتاب بھی مقبول ہوئی اس سے عقائد راسخ ہوئے۔ اس کتاب کے بہت سے ایڈیشن ہند و پاک سے شائع ہو چکے ہیں۔ انگریزی میں بھی ترجمہ ہوا ہے بعنوان:

A fair guide on the revolving Sun and the static Earth

فلسفہ کے قدیم نظریات جو اسلامی عقائد اور اصولوں کے خلاف تھے ان کے ابطال میں بھی اعلیٰ حضرت نے کتاب تصنیف کی جس کا نام ''الکلمۃ الملھمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ'' (۱۳۳۸ھ) ہے۔

اس لحاظ سے ہم اعلیٰ حضرت کی خدمات کا سن ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۱۹ء دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سال اعلیٰ حضرت نے خصوصیت سے علوم عقلیہ کے نظریات باطلہ کی تردید کی اور سائنس کی اصلاح فرمائی اور حق کو ظاہر فرما کر سائنس کے صالح مطالعے کی سمت رہنمائی کی گویا ہم ۱۹۱۹ء کو سائنس کی اصلاح کا سال کہہ سکتے ہیں۔ گرچہ یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اعلیٰ حضرت کے ان علمی ورثوں سے وہ استفادہ حاصل نہیں کیا جیسا کہ کیا جانا چاہیے تھا۔ اور دنیا کو علم و حکمت کی وہ قدیم دانش دینی تھی جو مسلمان علما و حکما نے پیش کی اور سائنس کو معرفت الٰہی کا ذریعہ بنایا۔ اعلیٰ حضرت نے سائنسی علوم کے تقریباً تمام شعبوں سے متعلق رسائل و کتب تحریر فرمائے ہیں۔ شاہ محمد تبریزی لکھتے ہیں:

'' آپ نے سائنس اور علم سائنس سے متعلق ہر فن پر کوئی نہ کوئی کتاب یادگار چھوڑی ہے۔

www.AlahazratNetwork.org

آپ کی تحریریں لازوال ہیں۔ آپ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اسے اس کی انتہا تک پہنچایا۔'' 9

اعلیٰ حضرت مسلمانوں کے رشتوں کو سائنس وحکمت سے جوڑ کر اس وقار کو بحال کرنا چاہتے تھے جو بغداد وقرطبہ کی تباہی کے بعد مسلمان کھو چکے تھے۔ اور جس فکر کی بنیاد قرآن مقدس، احادیث نبوی اور علمائے اسلام کی تحقیقات علمیہ پر تھی۔ ماضی کا مطالعہ گرچہ تلخی بھی رکھتا ہے لیکن گزری صدی (۲۰ رویں صدی) میں عالم اسلام بالخصوص برصغیر کے مسلمانوں کو اعلیٰ حضرت جیسی قیادت میسر آئی یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام واکرام ہے۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر جمیل قلندر کا یہ ریمارک قابل غور ہے:

''تقسیم پاک وہند سے پہلے ہندوستان میں علامہ امام احمد رضا خاں بریلوی دینی پلیٹ فارم پر غالباً وہ واحد شخصیت نمودار ہوئے، جنہوں نے نرے اسپیشلائزیشن کی روش سے ہٹ کر علوم وفنون کے بارے میں وہی انسائیکلوپیڈیائی، موسوعاتی، انٹرڈسپلینری اور ہولسٹک رویہ اپنایا جو مشرق کے قدیم سائنس دانوں، فلسفیوں، علما، فقہا، اور مؤرخین کا وطیرہ اور معمول رہا ہے۔'' 10

جدید سائنس نے عقلیت کو اس قدر بڑھاوا دے دیا کہ فکری وسعتیں سمٹ کر مادیت کو محیط ہو کر رہ گئی ہیں۔ یہاں مادی زندگی تو پیش نظر ہے لیکن روحانی زندگی کا کوئی تصور نہیں نتیجہ یہ ہے کہ زندگی کو خوشیوں سے بھرنے کے لیے ناجائز اور باطل ذرائع کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ دنیا میں ظلم اور جبر واستبداد کے لیے انسانی جانوں کا ضیاع کوئی معیوب فعل نہ رہا۔ استبداد کا جواز فراہم کرنے والی دنیا کی ان باطل قوتوں کا دائرۂ فکر سائنس کے ذریعے سے نمودار ہونے والے نظریات مادیت (Materialism) واقعیت (Realism) تجربیت (Empiricism) الحادی وجودیت (Existentialism) وغیرہ کے گرد گردش کرتا ہے ماڈرنائزیشن کی اصطلاح بھی دور جدید کی اختراع ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی تحقیقات میں ان افراد کی بھی سرزنش کی جو مغرب کے باطل نظریات کو اسلامی سوسائٹی میں داخل کر رہے تھے یا ان کی تائید میں اپنے قلم کو جنبش دے رہے تھے۔ نیچری فتنہ اس کی واضح مثال ہے۔

دور جدید میں جبکہ فاصلوں کی وسعتیں سمٹ چکی ہیں۔ سائنس کی ترقی نے معیشت وسیاست، حکومت وامارت سب پر اپنے اثرات مرتب کئے ہیں۔ اور سائنس کے فوائد ونقصانات دونوں ہی ظاہر ہو چکے ہیں۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو بیدار ہو لینا چاہیے۔ مغرب کا دریوزہ گر بننے کے بجائے اس حکمت سے تعلقات کی بحالی کرنی چاہیے جس کا مبدا قرآن مقدس ہے اس سے ایمان کو بھی تازگی ملے

www.AlahazratNetwork.org

گی۔اعلیٰ حضرت یہی چاہتے تھے کہ مسلمان پہلے مسلمان بنیں اور اپنے ایمان وعقیدے کو پختہ کرلیں، قرآن مقدس کی روشنی میں علوم وفنون کو پرکھیں، عقائد حقہ واسلامی علوم سے مرصع ہونے کے بعد دیگر علوم (مثلاً سائنس وحکمت، معاشیات واقتصادیات) کا درس لیں اس طرح ان علوم کے شر سے محفوظ رہ کر خیر کا فروغ کرسکیں گے۔ بایں سبب مطلق عقلی علوم کی تعلیم کو ناجائز بتانے والوں کی مذمت میں رقم طراز ہیں:

"مطلقاً علوم عقلیہ کی تعلیم وتعلم کو ناجائز بتانا یہاں تک کہ بعض مسائل صحیحہ مفیدہ عقلیہ پر اشتمال کے باعث توضیح وتلویح جیسے کتب جلیلہ عظیمہ دینیہ کے پڑھانے سے منع کرنا سخت جہالت شدیدہ وسفاہت بعیدہ ہے۔" [11]

سائنس کی اہمیت وافادیت کوملحوظ رکھتے ہوئے ضروری ہوگیا ہے کہ مسلمان خود کو دینی علوم سے سنوار کر سائنس وٹکنالوجی کے شعبوں میں آگے بڑھیں۔ قوم کی تعمیر وترقی اور عقائد حقہ کی ترویج و اشاعت کا پہلو پیش نظر رہے اس خصوص میں اعلیٰ حضرت کی کتابوں اور تحریروں کا مطالعہ فکری ٹھوکر سے محفوظ رکھے گا۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

مصادر

(۱) امام احمد رضا کی عالمی اہمیت، از ڈاکٹر محمد ہارون، مترجم ڈاکٹر ظفر اقبال نوری، مطبوعہ نوری مشن مالیگاؤں، ص ۴
(۲) علم دین ودنیا، از مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی، بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ مطبوعہ رضا اکیڈمی مالیگاؤں، ص [illegible]
(۳) القرآن الکریم، النور: ۱، کنز الایمان از امام احمد رضا، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی
(۴) القرآن الکریم، الرحمٰن: ۳۳، کنز الایمان از امام احمد رضا، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی
(۵) نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان، از امام احمد رضا، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۱۵
(۶) ایضاً، ص ۲۰
(۷) ایضاً، ص ۵۵_۵۶
(۸) فوز مبین در رد حرکت زمین، از امام احمد رضا، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی، ص ۳۰
(۹) روزنامہ جنگ لندن، ۵ راگست ۱۹۹۹ء
(۱۰) امام احمد رضا ایک موسوعاتی سائنس داں، از پروفیسر جمیل قلندر، معارف رضا سالنامہ ۲۰۰۳ء کراچی، ص ۸۵
(۱۱) فتاویٰ رضویہ (جدید) از امام احمد رضا، جلد ۲۳، مطبوعہ مرکز اہلسنت برکات رضا پور بندر گجرات، ص ۶۳۴

www.AlahazratNetwork.org